

کی گئی۔ چنانچہ نظام حیدر آباد نے 14 رائے گارڈ 1917ء کو شعبہ تالیف و ترجمہ کے نام سے ”دارالترجمہ“ قائم کیا۔ اس ادارے میں آرٹس کے تمام مضامین میں ایک ایک اور سائنس کے مضامین میں دو دو مترجمین کا تقرر کیا گیا۔ یہ مترجمین انگریزی، عربی، فارسی اور اردو پر قدرت رکھتے تھے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے ترجمے کے لئے ماہرین کو دعوت دی گئی۔ ان میں قاضی محمد حسین، محمد الیاس برنی، نظم طباطبائی، عبدالحليم ثغر، وحید الدین سلیم، مولوی عنایت اللہ، حبیب الرحمن خان، خلیفہ عبدالحکیم، عبدالباری ندوی، مرزا محمد ہادی رسو اون گیرہ قابل ذکر ہیں۔

1. ترجمہ کی اہمیت اور ضرورت

ترجمہ گلینہ جڑنے کا فن ہے جو بڑی مہارت اور ریاضت کا کام ہے۔ ایک زبان کے معانی اور مطلب کو دوسری زبان میں اس طرح منتقل کرنے کے لئے کہ اصل عبارت کی خوبی اور مطلب جوں کا توں باقی رہے۔ دونوں زبانوں پر یکساں قدرت کا حاصل ہونا لازمی ہے۔

علم کی وسعت اور علمی اور سائنس دریافت کی کثرت سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے میں ترجموں نے بڑی مدد کی ہے۔ یورپ کے نشاة ثانیہ میں عربی کے تراجم کا بھی ہاتھ ہے۔ ترجمہ وہ کنجی ہے۔ جس کے ذریعے علوم و فنون کے خزانے سب کے لئے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے روز بروز ترجموں کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے اور ترجمے نے بھی تخلیق کا درجہ پالیا ہے۔

نئی زبانیں قدیم زبانوں کی انگلی تھام کر چلنا سیکھتی ہیں اور قدیم وجدی زبانیں اپنی ہم عصر اور زیادہ دولت مند زبانوں کا سہارا لیتی ہیں۔ یہ عمل تاریخِ تمدن کے ایک باب کی طرح ہمیشہ سے جاری ہے اور ترجمہ ہمارا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ جس کی بدولت یہ عمل آج تک جارہی ہے۔ چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ اور کڑی سے کڑی ملتی ہے۔

ترجمہ ہی کے ذریعے ایک مخصوص ملک ایک جغرافیائی علاقے اور ایک خاص قوم کی تحقیقات، اس کے علوم و فنون تمام انسانیت کی ملکیت بنتے ہیں۔ اس لحاظ سے ترجمہ کی ذمہ داری کم از کم اتنی اہم ہے جتنی کسی کیمیائی یا معدنی قوت کو ایک روپ سے دوسرے روپ میں ڈھانلنے کی ہوتی ہے۔ تیل، کوئلے اور سونے کی کانیں جب تک زمین کے سینے میں دبی رہیں اس وقت تک وہ قومی دولت نہیں سمجھی جانیں۔ لیکن جب اس ذخیرے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جانے لگا۔ تو یہی دولت کی پیداوار سمجھا جاتا ہے اور یہ دولت عالم انسانی کی مجموعی دولت میں اضافہ کر دیتی ہے۔

سفر اٹا اور افلاطون کی دو ہزار سال سے زیادہ پرانی کاوشیں روما اور یونان کے قدیم گھنڈروں میں دب دبا کر رہ گئی تھیں۔ اگر عربی زبان کے ذی علم متجم نہیں وہاں سے نکال کر یورپ اور ایشیاء کی آخری سرحدوں تک کھلی ہوا میں نہ لے گئے ہوتے تو۔ بعلی سینا، ابن رشد، ابو نصر فارابی کے کارنا مے یو شلم، غرناطہ اور بغداد کے محاصرے میں دم توڑ پکے ہوتے اگر بعد کی لاطینی زبانوں نے انہیں اپنے یہاں منتقل کر کے تاریخ و فلسفے کے اگلے درق کے لئے محفوظ نہ کر لیا ہوتا۔ ترجمہ بجائے خود ایک مستقل فن ہے اور اس علم یافن میں اضافہ بھی ہے جس کی تصنیف کا ترجمہ کیا جائے۔ ہر زبان میں ترجموں کے ذریعے نئے الفاظ و اصطلاحات محاوروں اور کہا وتوں کا اضافہ کرنا پڑتا ہے۔ جو اول اول اکھڑے معلوم ہوتے ہیں۔ رفتہ رفتہ زبانوں پر رواں ہونے لگتے ہیں۔ کہیں اصل تصنیف کے الفاظ و عبارت کو اس کے خاص لمحے کو ترجمہ میں برقرار رکھنے کی کوشش میں یہ اضافہ خود بخود ہو جاتا ہے اور اسی طرح ترجمے کی راہ سے اس زبان کی لغت اور طرزِ زادا میں نئے شنگوں فی پھوٹتے ہیں اور نئے استعارے نمودار ہو جاتے ہیں۔

ترجمہ کافن:

ترجمہ بنیادی طور پر انسانی سماج کی ایک لسانی اور علمی ضرورت ہے۔ بولیاں اور زبانیں اظہار خیال کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ اور رسم الخط اس کا ایک مربوط اور منظم و سیلہ ہوتا ہے۔ مختلف زبانوں کے بولنے سمجھنے والے دو افراد یادوگرو ہوں یا دو سماجوں میں تبادلہ خیال کا واحد ذریعہ ترجمہ ہی ہے۔ اسی طور پر اسے آسان، رواں اور عام فہم ہونا چاہئے۔ تاکہ اظہار خیال اور تبادلہ خیالات کا اصل مقصد حاصل ہو۔ اس کام کے لئے متجم کو دونوں زبانوں پر عبور حاصل ہونا چاہئے۔ صرف اس حد تک نہیں کہ دونوں کے مطالب سمجھ میں آ جائیں بلکہ زبان کی ساخت، مزاج اور اس کے تہذیبی پس منظر سے بھی اچھی آگاہی ہو۔

ترجمہ محض ایک زبان کے خیالات کو دوسرا زبان میں پلٹ دینے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ خیالات اور احساسات کو اس ترتیب کے ساتھ منتقل کرنے کا نام ہے کہ مصنف نے کس جگہ پر زور دیا ہے کہاں پر پڑھ رہے ہے کہاں پر محاورہ یا روزمرہ ہے وغیرہ وغیرہ یہ صحیح ہے کہ ترجمے میں اصل کی ساری خوبیاں نہیں پیدا کی جاسکتیں لیکن بہت سی خوبیاں ضرور سموئی جاسکتی ہیں۔ اچھا اور عمده ترجمہ اپنے آپ میں ایک فن کا درجہ رکھتا ہے۔ ترجمے کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن انکا True to the Text ہونا ضروری ہے۔ ہر زبان کا ایک مزاج ہوتا ہے۔ یہ مزاج پالینا ترجموں کے معاملے میں بہت اہم چیز ہے۔

روزمرہ، محاورے، کہاوتیں اور تلمیحات: ہر زبان کی ایک تہذیبی فضای ہوتی ہے اور ایک وسیع و عریض سماجیاتی پس منظر بھی جو زبان و ادب کے ہر افق پر نمایاں ہوتا ہے۔ زبان کے حوالے سے روزمرہ، محاورے، کہاوتیں، ضرب الامثال اور تلمیحات وغیرہ دراصل اس تہذیبی و راثت کے الگ الگ چھوٹے چھوٹے مظاہر کے نام ہیں۔ خاص طور پر اردو اور ہندی ڈھنی اساسی خصوصیات کی وجہ سے اس سرمایہ میں بڑی حد تک ایک دوسرے کی شریک بھی ہیں اور سانچھے دار بھی لیکن یوں بھی ہے کہ اس کا کچھ حصہ مختلف نوعیت، کیفیت اور کمیت کا ہے جو ان کا اپنا سرمایہ ہے۔ مشترکہ محاوروں، کہاوتیں کو جوں کا توں بردا اور استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جیسے آنکھیں چرانا، چاردن کی چاندنی ہے پھر اندر ہیری رات، جان جو کھم میں ڈالنا، دن میں تارے نظر آنا، نو دو گیارہ ہونا، اندر ہیر گئری چوپٹ راج، وغیرہ لیکن بعض مخصوص تہذیبی سیاق کے محاوروں ضرب الامثال اور تلمیحات کو جوں کا توں لکھنا زیادہ مناسب نہ ہوگا۔ کیونکہ دوسری زبانوں یا دوسرے تہذیبی سیاق کے پڑھنے والے محل استعمال کے لحاظ سے مفہوم و مطلب کو پوری طرح نہیں سمجھ سکتے مثلاً۔

حاتم کی قبر پر لات مارنا، ہفت خوان طئے کرنا پیغمبری وقت، دست مولا صفات، جوئے شیرلانا، ہمہ خاندان آفتاب است، پدرم سلطان بود، آگ لینے گئے پیغمبری مل گئی۔ نماز میں بخشوونے گئے روزے گلے پڑے، وغیرہ ایسی صورتوں میں بہتر صورت یہی ہو سکتی ہے کہ یا تو مفاہیم و مطالب کو سمجھ کر دوسری زبان میں جس میں ترجمہ کیا جا رہا ہواں کے مقابل محاوروں یا تراکیب کو استعمال کیا جائے۔ پھر صاف صاف لفظوں میں مطلب بیان کیا جائے۔
ترجمے کی فتمیں: ترجمے عموماً چار قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) لفظی ترجمہ (۲) بامحاورہ ترجمہ (۳) شنی حقیقی ترجمہ (۴) آزاد ترجمہ

لفظی ترجمہ: یہ ایک عام روایتی اور سی ترجمہ ہوتا ہے۔ جس میں عبارت اور مفہوم و مطالب کے گھرے احساس اور شعور کے بغیر سرسری طور پر بلکہ سطحی طور پر لفظ بہ لفظ ترجمہ کیا جاتا ہے۔ مجموعی حیثیت سے اسے ایک ناقص ترجمہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ ایسے ترجمے اکثر گلک اور ناقابل فہم ہوتے ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: یہ ایسا ترجمہ ہوتا ہے جس میں مترجم ترجمے کے تقاضوں کو محسوس کرتے ہوئے ترجمے کے اصول و ضوابط کا لحاظ رکھتا ہے اس ترجمے میں زبان اور بیان کے لسانی شعور و احساس کے دو شبدوں لغت اور قواعد اور پیرائے اظہار کے دوسرے ادبی پہلوؤں کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے یہی صحیح اور کامیاب ترجمہ ہوتا ہے۔

متنی حقیقی ترجمہ: قانونی عدالتی اور سرکاری معاملات میں تو ترجمے کا بنیادی طور پر ہونا شرط اولین ہے۔ اس لئے اس میں کافی محتاط رہنا پڑتا ہے۔ اس میں نہ صحتی انداز اختیار کیا جاسکتا ہے اور نہ رواداری میں ترجمہ لفظی یا سرسری ڈھنگ سے کیا جاسکتا ہے۔ اس میں الفاظ، محاوروں اور جملوں کے تابعے کو بھی معنی و مفہوم کے سیاق و سباق میں پوری ہوش مندی سے سمجھنا اور پوری ذمہ داری سے دوسرا زبان میں منتقل کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک طرح سے Craft کا کام ہوتا ہے۔ اس لئے ہم انہیں متن حقیقی ترجمے کہہ سکتے ہیں۔ جو متن کے حقیقی معنی و مفہوم کے چوکھے سے متجاوز نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بہ حیثیت مجموعی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ترجمہ کافن Art بھی ہے اور Craft بھی۔

آزاد ترجمہ: یہ ترجمہ کی ایک خاص قسم ہے۔ جس میں ترجمہ نہیں ہوتا بلکہ فکر و خیال کی کچھ آزادی کے ساتھ ساتھ پیرائے اظہار و بیان میں بھی آزادی برقراری جاتی ہے اور انشا پردازی کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں فنکارانہ انداز پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے ترجمے عموماً خام اور ناقص ہوتے ہیں۔ مگر یہ لسانی اور ادبی خصوصیات کی وجہ سے روارکھے جاتے ہیں۔

اُردو انگریزی ترجمہ کے چند بنیادی اصول

اُردو میں انگریزی سے ترجمے کے بعض بنیادی اصول درج ذیل ہیں۔

(۱) ہر انگریزی لفظ کے لئے ایک ہی لفظ کا چنانہ کیا جائے۔ بشرطیکہ انگریزی الفاظ وزن اضافی کے حامل نہ ہوں یعنی انگریزی لفظ کے ایک سے زائد معنی نہ ہوں۔ مثلاً انگریزی لفظ "Defence" کے لئے اردو میں "دفاع"، حفاظت اور تحفظ تین الفاظ برتر ہیں جاتے ہیں۔ جب کہ لفظ "دفاع" میں "ذپیش" کے تمام تر معنی موجود ہیں۔ اس لئے دفاع کو راجح کرنا بہتر ہو گا۔ لیکن یہاں بھی احتیاط کی ضرورت ہے انگریزی لفظ Award کا ترجمہ عطیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور "فیصلہ" بھی لیکن عطیہ اس وقت لکھیں گے جب مفہوم رفتی ہوا اور فیصلہ اس وقت جب مفہوم ثابت ہو۔

(۲) کسی انگریزی لفظ کا اردو متبادل جہاں تک ممکن ہو اس قسم کا لفظ منتخب کریں جس سے مشتقات وضع ہو سکیں۔ مثلاً "ایڈمنیسٹریشن" کا ترجمہ "انتظام" ہو سکتا ہے۔ اس سے ہم تنظیم، انتظامی م تنظیم، انتظامیہ اور تنظیمیں وغیرہ الفاظ مستقیم کر سکتے ہیں۔ یہ اگل بات ہے کہ ہمیں بعض مقامات پر انگریزی الفاظ کے لئے مختلف اور متبادل معنویت کے الفاظ مخصوص کرنے پڑتے ہیں۔ مثلاً "آر گنائزیشن" کے لئے تنظیم اور مینجر کے لئے متفہم۔ نیز اس بات کا خیال رکھنا پڑے گا کہ انگریزی لفظ کے ترجمے اور اس کے مشتقات کے معنی ایک ہی ہوں۔ مثلاً اگر ہم "ذپیش" کے لئے "دفاع" کا لفظ رکھیں تو

”ڈینفس ایریا“ کے لئے ”مدفوعہ علاقہ“، ہونا چاہئے نہ کہ ”حفاظتی علاقہ“

(۳) وضع اصطلاحات کے ساتھ ساتھ تعین اصطلاحات اور اصطلاحات کو مروج کرنے کا جتن انہتائی ضروری ہے۔ جب کہ ہمارے ہاں ایک انگریزی اصطلاح کے مقابلہ میں درجنوں اصطلاحات کا چلن ہے۔ اسکوں کی سطح پر نصابی کتب میں اصطلاحات کچھ ہیں اور کالج کی سطح پر کچھ، جب کہ یونیورسٹیوں کے نصاب میں طالب علم کو ایک بار پھرئی اصطلاحات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یوں ایک معیاری سائنسی لغات کی ضرورت عرصے سے محسوس کی جا رہی ہے۔

(۴) انگریزی کی فنی اصطلاحات کا ترجمہ کرتے وقت یہ خیال رکھا جائے کہ اردو میں بھی وہ لفظ اصطلاح کی حیثیت رکھتا ہونہ کہ تشریح کی۔ کسی فنی اصطلاح کا مقصدا اختصار ہے اور وہ بھی ایسا کہ معنویت سے لبریز ہو۔ نیز اس کا مفہوم بہم نہ ہونا چاہئے۔

(۵) اگر کوئی انگریزی اصطلاح اور اسی کا اردو متبادل دونوں یکساں طور پر اردو میں مقبول ہوں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں کو برداجائے مثلاً مجلس اور کمیٹی وغیرہ۔

(۶) خواہ مخواہ وضع اصطلاحات کے چکر میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اصطلاح کی جگہ ایسے موزوں مقامی بول چال کے الفاظ کو جگہ دی جاسکتی ہے۔ جو خاصے مقبول اور عام فہم ہوں۔ بجائے اس کے کوئی بھوٹدی اور مصنوعی اصطلاح کی جائے۔ مثلاً ”برسٹ آف فائر“ کو ہمارے فوجی جوان ”چھٹا“ کہتے ہیں پھر کیوں نہ مستعمل لفظ ہی رکھ لیا جائے۔ جہاں تک سائنس کے مختلف شعبوں میں نئی انگریزی اصطلاحات کا تعلق ہے تو وہاں وضع اصطلاحات غیر ضروری ہے۔ اس لئے کہ جدید عہد میں خصوصی مہارت کے شعبے بہت ہو گئے ہیں۔ جہاں تک سائنس کی بین الاقوامی اصطلاحات کا معاملہ ہے۔ تو محض فرکس میں ایسی ذرتوں کے نام ترقی یافتہ ممالک میں اس طرح قبول کر لئے گئے۔ جہاں وہ دریافت کئے گئے۔

(۷) مختصرات کا ترجمہ نہ کیا جائے بلکہ پورے لفظ کا ترجمہ اختیار کیا جائے مثلاً Govt کو نمنٹ کے لئے انگریزی میں L.t. اور لفٹنٹ کے لئے Lt. لکھا جاتا ہے۔ لیکن ترجمہ کرتے وقت ان کا ترجمہ کامل صورت میں کیا جائے تاکہ معنی میں کسی بھی نوع کا انتباہ نہ رہے۔

(۸) جہاں تک ممکن ہو ہندی اضافت اور حروف بار استعمال نہ کئے جائیں مثلاً ٹائم گلاس کا ترجمہ ”ریت گھڑی“،

بجائے اس کے ”ریت کی گھڑی“ ترجمہ کیا جائے۔

ذیل میں چند انگریزی اقتباسات اور ان کا آسان اور بامحاورہ اردو زبان میں ترجمہ دیا جا رہا ہے۔ اس کا بطور مطالعہ کریں اور ترجمہ کی تکلینک ذہن میں رکھتے ہوئے مشق جاری رکھیں۔

۲۔ ترجمے کے نمونے

ذیل میں چند انگریزی اقتباسات اور ان کا آسان اور بامحاورہ اردو زبان میں ترجمہ دیا جا رہا ہے۔ اس کا بغور مطالعہ کریں اور ترجمہ کی تکلینک ذہن میں رکھتے ہوئے مشق جاری رکھیں۔

مشق ترجمہ کے لئے پیراگراف نمونہ 1 : ایک تھا اندھا۔ وہ روز رات ہونے پر پانی بھرنے ندی پر جاتا اور گھڑے میں پانی لاتا تھا۔ وہ آتے جاتے وقت اپنے ہاتھ میں ایک قندیل یعنی لانٹین رکھتا تھا۔ وہ تو اندھا تھا، چراغ سے اُسے کیا فائدہ؟ یہ دیکھ کر لوگوں کو بڑا تعجب ہوتا تھا۔

ایک دن ایک آدمی نے پوچھا۔ ”ارے تیرے واسطے کیا اندھیرا کیا اجلا! دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن تو یہ چراغ لئے کیوں پھرتا ہے؟“

اندھا اُس کی یہ بات سن کر مسکرا اٹھا اور کہا ”یہ چراغ اپنے لئے نہیں۔ لیکن اُس کے لئے ہے جو آنکھیں ہوتے ہوئے بھی اندھا ہوتا ہے۔ یعنی کہیں مجھ اندر ہے سے ٹکرانہ جائے اور میرا گھڑانہ توڑ دے۔“
یہ سن کروہ آدمی شرمگیا۔

مشق ترجمہ کے لئے پیراگراف نمونہ 2 : ایک چوہا اور مینڈک رہتے تھے۔ دونوں آپس میں دوست تھے۔ ایک دن اُن کو روٹی کا ایک ٹکڑا ملا۔ اسے لے کر دونوں جھگڑنے لگے۔
چوہا چاہتا تھا میں پورا ٹکڑا کھا جاؤں جس سے منیڈک کو کچھن ملے۔

مینڈک چاہتا تھا کہ پورا ٹکڑا میں چٹ کر جاؤں۔ اس سے چوہا بھوکا ہی رہ جائے۔
اُدھر ایک بکری چر رہی تھی۔ اُس نے ان دونوں کو سمجھایا۔ کیوں جھگڑتے ہو؟ آدھا آدھا لے لو۔
دونوں نے اُس بکری کی بات نہیں مانی۔ آپس میں جھگڑتے ہی رہے۔

اوپر ایک چیل اڑڑہی تھی۔ اس کی نظر ان دونوں پر پڑی۔ وہ بڑی بھوکی تھی۔ اس لئے وہ نیچ آئی اور جھگڑنے

والی میڈک اور چوہے کو اپنے دونوں پنجوں میں دبا کر لے اڑی۔ روٹی کا وہ ٹکڑا زمین پر پڑا رہ گیا۔

مشق ترجمہ کے لئے پیراگراف نمونہ 3 : اونٹ ایک بڑا اور بد صورت جانور ہے۔ یہ عرب، شماں افریقہ، بھارت اور کچھ دوسرے گرم ممالک میں پایا جاتا ہے۔ عموماً یہ تو لمبے دانت، ایک چھوٹی سی دم اور پیٹھ پر کوہاں ہوتے ہیں۔ کچھ اونٹوں کے دو کوہاں بھی ہوتے ہیں۔ لگاس، پتے اور شاخیں ہی اس کی خوارک ہے۔

یہ بہت طاقتور جانور ہے۔ یہ ”ریگستان کا جہاز“ بھی کہلاتا ہے۔ سوائے اس ایک جانور کے کوئی اور جانور ریت کے میدانوں میں بغیر پانی کے نہیں رہ سکتا اس میں پانی کو سونگھنے (کھونج نکالنے) کی تیز قوت پائی جاتی ہے۔ یہ اپنا پیٹ پانی سے بھر لیتا ہے۔ جس سے اسے کچھ دونوں تک پانی پینے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ یہ اپنی پیٹھ پر بھاری بوجھ لے جاتا ہے۔ اور گاڑیاں کھینچتا ہے۔ اس کے پنجوں کے نیچے ملائم گدیاں ہوتی ہیں۔ جس سے وہ ریت میں نہیں دھستے۔ ریگستان میں سواری کے کام میں بھی آتا ہے۔ یہ انتقام کے جذبے والا جانور ہے۔

مشق ترجمہ کے لئے پیراگراف نمونہ 4 : کیا تم ڈاکنے کو جانتے ہو۔ وہ اپنے خاکی کپڑوں اور کندھے پر لٹکائے ہوئے چڑیے کے تھیلے سے آسانی سے پہنچانا جاسکتا ہے۔ وہ عوام کا خادم ہے اور سرکار کے محکمہ ڈاک میں کام کرتا ہے۔ اس کی ذمہ داریاں بہت بھاری ہوتی ہیں۔ اپنا فرض پورا کرنے کے لئے اسے روزانہ گھر گھر جانا پڑتا ہے۔ وہ بہت ایماندار اور وقت کا پابند ہوتا ہے۔ اگرچہ نہ ہی وہ زیادہ پڑھا لکھا ہوتا ہے اور نہ ہی زیادہ تنخواہ پاتا ہے۔

زیادہ تر لوگ گلیوں میں اس کی راہ دیکھتے رہتے ہیں۔ وہ ہمارے دوستوں اور رشتہ داروں کے پاس سے خبریں اور پیغامات لاتا ہے۔ کبھی کبھی وہ غمگین خبر بھی لاتا ہے۔ لوگ اُسے تھواروں اور خوشی کی خبر لانے پر بخشنش بھی عطا کرتے ہیں۔

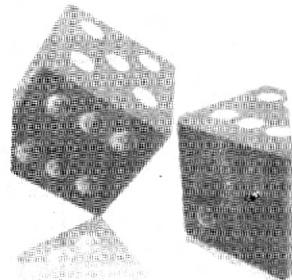
ڈاکنے کی زندگی زیادہ آرام دنہیں ہوتی۔ اسے بہت کم چھٹیاں ملتی ہیں اور اسے خراب موسم میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کی زندگی خطرہ سے خالی نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی اسے لوٹ بھی لیا جاتا ہے اور جان سے بھی مار دیا جاتا ہے۔ پھر بھی وہ جتنا کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

مشق ترجمہ کے لئے پیراگراف نمونہ 5 : دیوالی ہندوؤں کا سب سے اہم تھوار ہے۔ یہ دسہرہ سے ذرا پہلے کارتک کے مہینے میں منایا جاتا ہے۔ اس دن رام چندر جی چودہ سال کا بن باس مکمل کر کے اجودھیا واپس لوٹے تھے۔

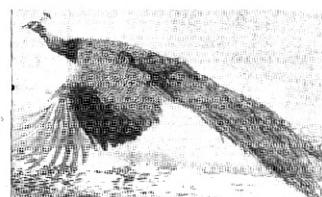
دیوالی جو در اصل ”دیپاولی“ کی بگڑی شکل ہے اس کا مطلب ہے ”چراغوں کی قطار“ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ روشنی کا تھوا رہے اور رات کے موقع پر منایا جاتا ہے۔ تھوا سے پندرہ دن پہلے سے اس کی تیاریاں شروع کر دی جاتی ہیں۔ ہر شخص اپنا گھر پاک و صاف کرتا اور دیواروں پر سفیدی چڑھاتا ہے۔ گھروں اور دوکانوں کو دیپوں، پھولوں اور دیگر چیزوں سے نہایت خوبصورتی کے ساتھ سجا�ا جاتا ہے۔ اس موقع پر موم بتیاں اور برتنی قنیعے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ اما واس کی یہ کالی رات روشنیوں سے روز روشن کی طرح جگمگا اٹھتی ہے۔ دولت کی دیوی، لکشمی کی سب پوجا کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس دن جو اکھیتے ہیں۔ اور اپنی قسمت آزماتے ہیں۔ موسیقی، ناج، کھیل کو دا اور آتش بازی اس تھوا رکی خصوصیات ہیں۔

دیکھئے اور بتائیے

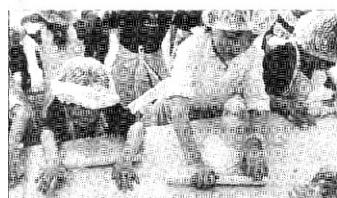
پلٹنا.....



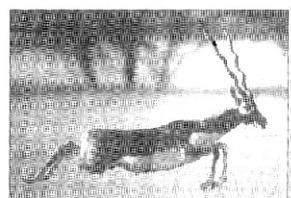
پرنچانا.....



تو لنا.....



بیلنا.....



بھرنا.....

جوابات:

پانسا پلٹنا انگلیوں پر نچانا پر تو لنا پا پڑ بیلنا چوکڑی بھرنا

XXIV- اسکول لابریری

علم کے حصول کا اہم ترین ذیلیہ مطالعہ ہے۔ جس طرح انسانی جسم کی بقا اور اس کی صحت کے لئے مادی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح مطالعہ زندگی سے بھر پورا ہنوں اور قلوب کی غذا ہے۔ انسان کا علم اور اس کا فکری ارتقا اسی مطالعہ پر موقوف ہے۔ جب سے انسان نے اپنے خیالات اور تصورات کو کاغذ پر منتقل کرنا شروع کیا۔ اسی روز سے لابریری کی اہمیت بڑھتی گئی۔ موجودہ اور میں بھی لابریری ہماری علمی اور تہذیبی زندگی کی روح سمجھی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا پہیہ ہے جس نے ہر دور میں علمی اور تحقیقی سفر کو نہ صرف روای دواں رکھنے بلکہ تیز تر کرنے میں کلیدی روٹ ادا کیا ہے۔ لابریریوں میں محلہ، اسکول، کالج، ارینیورسٹی کی لابریریاں، اپیشل ریسرچ لابریری، حکومتی ایجنسیوں کی لابریریاں، حکومت کے زیر انتظام خصوصی لابریری، پبلک لابریری اور مخطوطات کی لابریریاں شامل ہیں۔ ان میں اسکول لابریری دیگر تمام لابریریوں پر فوقيت رکھتی ہے۔ چونکہ اسکول میں تعلیم پانے والے طلبہ صرف نصابی کتابوں تک ہی محدود ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی ڈینی اور علمی سطح بلند نہیں ہو پاتی ہے۔ ایک معیاری اسکول لابریری جہاں طلبہ میں مطالعے کا شوق پیدا کرتی ہے، ان میں علمی وسعت پیدا کرتی ہے۔ وہیں اساتذہ کے لئے بھر معاون و مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اور انھیں درس و تدریس سے متعلق رہنمایا اصول فراہم کرتی ہے۔ گویا ایک معیاری لابریری کا قیام اسکول کی اہم ترین ضرورت ہے۔

لابریرین کا کام کتابوں کی حفاظت کرنے، ان پر مہریں لگانے اور فہرست سازی تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ ریکارڈ، ٹپس، سی ڈی، فلم اسٹرپ، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ تک پہلی گیا ہے۔ گویا اس کی ذمہ داریوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ لابریرین کی چند اہم ذمہ داریاں اس طرح ہیں۔

اسکول کی ضرورت اور عام دلچسپی کے مطابق مواد جمع کرنا اور کتابوں کے انتخاب میں مناسب طریقہ کا راجتیار کرنا، لابریری کے لئے مناسب ٹیم، عملی یا اس کام کے تعاون دینے والوں کا بہتر انتخاب کرنا، لابریری کے لئے مختلف فنڈ کا صحیح استعمال کرنا، لابریری کے مختلف سیکشنوں میں صحیح اور مناسب تائیل پیدا کرنا وغیرہ۔ علاوہ ازیں لابریری کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ کتابوں اور اس کا مطالعہ کرنے والوں کے درمیان مناسب رابطہ قائم کرنے کے علاوہ لابریری کے بنیادی اصول و ضوابط کی بہر حال پابندی کرے اور لابریری کی جدید کاری اس طرح کرے کہ لاکھوں

کتابوں کی موجودگی میں بھی فوراً ہی مطلوبہ کتاب حاصل کی جاسکے۔ اسکوں لائبریری میں طلبہ کی آسانی کے لئے تین قسم کے کیٹلائگ کارڈ بنائے جاتے ہیں۔ مثلاً:

(1) باعتبار اسم کتاب (2) باعتبار مصنف (3) باعتبار موضوعات

لائبریری کوکش اور خوبصورت بنانے کے لئے کتابوں کی الماریاں شنیشے کی ہوں۔ ان میں کتابیں اس ترتیب اور قرینے سے رکھی ہوں کہ نظریں ہٹانے کو جی نہ چاہے۔ طلبہ باہر سے ہی دیکھ کر ان کی طرف متوجہ ہوں اور انھیں پڑھنے کے لئے بے چین ہو جائیں، مطالعے کا کمرہ حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہو۔ مثلاً کھڑکیاں ایک دوسرے کے مخالف سمت میں ہوں، روشن دان کھلے اور صاف ہوں، روشنی اور ہوا کا معقول انتظام ہو۔ کمرے کے انتظام میں موسموں کا لحاظ رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ لائبریری کی ہر چیز جاذب نظر اور حسن ترتیب کی مظہر ہو، لیکن یہ ظاہری حسن لائبریری کی افادیت کا صرف ایک پہلو ہے۔ اسکوں لائبریری کے قیام کے بنیادی مقاصد کی تکمیل ہی اسے ایک معیاری لائبریری بناتی ہے۔ اسکوں لائبریری کے چند اہم مقاصد یہ ہیں۔ (۱) طلبہ کے مطالعہ کو جلا دینا۔ (۲) ان کو ایسی تربیت دینا ہے جس سے وہ اعلیٰ اور معیاری مواد کا انتخاب کر سکیں اور تحریکی و گمراہ کن مواد سے گریز کرتے ہوئے اپنے ذہن کو اصلاحی و تعمیری فکر سے ہم آہنگ کر سکیں۔ (۳) اسکوں کے تعلیمی پروگرام میں موثر طریقے سے حصہ لینا۔ (۴) طلبہ و طالبات کی علمی ضرورت کو پورا کرنا۔ (۵) طلبہ کو ایسا مواد مہیا کرنا جو ان کی شخصیت کے ارتقا اور تشكیل میں مددگار ثابت ہو۔ (۶) طلبہ کو لائبریری کے مواد کو استعمال کرنے کی ایسی تربیت دینا کہ ان میں تمام مطبوعہ اور سمعی و بصری مواد کو اپنے طور پر استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ (۷) طلبہ اور اساتذہ کو دنیا میں ہونے والی ایجادات، تحقیقات اور واقعات سے باخبر رکھنا۔ (۸) انھیں وہ تمام کتابیں اخبارات و رسائل مہیا کرانا جن کی مدد سے وہ اندر وون ملک اور یروں ملک ہونے والے اہم واقعات اور نئی معلومات سے باخبر ہو سکیں۔ (۹) اساتذہ کی سہولت کے لئے جدید تر لیسی تکنیک پر کتابیں اور مواد فراہم کرنا تاکہ وہ جدید سائنسی و تکنیکی طریقوں سے طلبہ کو درس دے سکیں۔ (۱۰) طلبہ کے والدین علاقے کے تعلیم یافتہ افراد کی علمی ضرورت کو پورا کرنے میں مدد دینا۔ (۱۱) علمی و تحقیقی مواد اور اس سلسلے میں وقتاً فوتاً شائع ہونے والے مواد کو شائقین کی دسترس میں لانا وغیرہ لائبریری سے استفادے کے لئے طلبہ میں علم کی تڑپ پیدا کرنا اور انھیں مطالعے کی ترغیب دینا بہت اہم اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔

مطالعے کی تحریک پیدا کرنے والے کئی عوامل ہیں۔

اسکول میں علمی ماحول کی افزائش کے لئے ان عوامل میں اصلاح کرنا اور تیزی لانا ضروری ہے لیکن سب سے پہلے ان معکوس عوامل کی نیخ کنی ضروری ہے جو مطالعے کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر

☆ وقت ضائع کرنے کی عادت اور بے مصرف سرگرمیاں علمی ماحول کو سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ مثلاً

گھنٹوں فضول گپ شپ کرنا، کرکٹ اور دوسرے کھیلوں کے مقابلے دیکھنے کی عادت، ٹیلی ویژن کی لٹ، انٹرنیٹ اور سائبر کیفے میں چینگ جیسی سرگرمیوں کی غیر متوازن بہتات ایسی سرگرمیوں میں شمار ہوتی ہیں۔ جن طلبہ کو ان کی عادت پڑ جائے انھیں مطالعہ کی طرف راغب کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔

☆ بعض لوگ مطالعہ تو بہت کرتے ہیں۔ لیکن تنظیم مطالعے کے فقدان کے سبب اپنے مطالعے کو با مقصد نہیں بنایا تے۔ ستا اور فخش اڑ پچر پڑھنا، اخبارات کی غیر ضروری خبریں یا معلومات پڑھنے میں بہت وقت صرف کرنا، ایسی کتابیں پڑھنا جن کی کوئی افادیت نہ ہو اسی قبیل کا مطالعہ ہے۔ بے مقصد ڈرامے، افسانے، ناول، مضامین اور اشعار بعض لوگوں کے شوق مطالعہ کو بے مصرف بناتے ہیں۔

☆ مطالعے اور علمی ماحول کی نشوونما میں سہولتوں کی کمی بھی بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر کتابیں، رسائل اور اخبارات کافی تعداد میں نہ ہوں یا وقت پر مطلوبہ چیزیں نہ مل سکیں یا انھیں حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑے تو طلبہ بدلت ہو جاتے ہیں اور مطالعہ کی جانب سے ان کا دل اچاٹ ہو جاتا ہے۔

☆ دنیا میں مصروف ترین لوگ بھی مطالعے کے لئے وقت نکال لیتے ہیں۔ مسئلہ مصروفیت کا نہیں بلکہ تنظیم وقت کا ہے۔ اگر طلبہ منصوبہ بندی کے ساتھ وقت کا بہتر استعمال کریں تو قلت وقت کا شکوہ نہیں رہے گا۔ علاوہ ازیں مطالعہ کے لئے ماحول سازی بھی نہایت ضروری ہے۔ اس ضمن میں کتابوں کے انتخاب اور خرید کا کوئی منظم طریقہ کاراپنایا جائے۔ اسکول میں ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو اسکول کے سربراہ، لا بھریرین، چیڈہ چیدہ اساتذہ اور طلبہ کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔ ایسے بورڈ کی تشکیل سے اساتذہ اور طلبہ میں یہ احساس پیدا ہو گا کہ لا بھریری ان کے لئے ہے اور ان کے مشوروں کے مطابق ترتیب دی جا رہی ہے۔ طلبہ و طالبات کو لا بھریری کے معاملات سے خصوصی دلچسپی پیدا ہو گی اور ان کے ذاتی ذوق و شوق کی تسلیم ہو گی۔ کتابیں خریدنے کے لئے

اسکول کے سالانہ بجٹ میں زیادہ سے زیادہ رقم مختص کی جائے تاکہ مطلوبہ کتابیں خریدنے میں آسانی ہو۔ لابریری میں نصابی کتابوں کے علاوہ حوالہ جاتی کتابیں مختلف زبانوں کی لغات، انسائیکلو پیڈیا، نقشہ جات، عام دلچسپی کی کتابیں، ماہنامے اور اخبارات کے علاوہ مختلف اہم شخصیات کے بھی کوائف اور نئی ایجادات سے متعلق معلومات موجود ہوں، کتابیں علیحدہ علیحدہ شعبوں کے مطابق ترتیب سے رکھی ہوں تاکہ طلبہ اپنے ذوق کے مطابق آسانی سے کتابیں تلاش کر سکیں۔ لابریری میں مختلف عمر اور مختلف ذوق رکھنے والے طلبہ کی تسکین کا مواد موجود ہو، کم عمر کے طلبہ کی دلچسپی کا بھی خیال رکھا جائے۔ ان کے لئے بھی مختلف موضوعات پر آسان زبان میں لکھی ہوئی بالصور کتابیں موجود ہوں۔ مزید برآں لابریری میں سمعی اور بصری وسائلِ تعلیم موجود ہوں تاکہ طلبہ جدید سہولتوں سے استفادہ کر سکیں۔ لابریری کے لئے بھی ایک پیریڈ ہوجس میں طلبہ لابریری میں جا کر غیر نصابی کتابوں کا مطالعہ کر سکیں۔ اساتذہ بچوں میں کتب بنی کا شوق پیدا کریں، لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب وہ اپنا بیشتر فاضل وقت لابریری میں گزاریں اور ہمیشہ کھوچ میں رہیں کہ ان کے مضامین میں کیا نئی تحقیقات ہوئی ہیں، کون سی نئی کتاب شائع ہوئی ہے اور کون سا سمعی و بصری مواد بازار میں آیا ہے جن کی مدد سے وہ اپنی تدریس کو بہتر بناسکتے ہیں۔ اساتذہ طلبہ کو ایسے تفویضات دیں جن کی تکمیل کے لئے طلبہ کو لازماً لابریری سے استفادہ کرنا پڑے اور یہ کوشش کریں کہ اپنے تفویضات میں زیادہ سے زیادہ حوالے مہیا کریں تاکہ کلاس میں انھیں بہتر گریڈ/نمبرات/پوزیشن/درجات مل سکیں۔ اس سے قطع نظر بعض سرگرمیاں ایسی ہیں جو طلبہ میں مطالعہ کا ذوق و شوق پیدا کرنے اور لابریری کو ان کی تعلیمی زندگی کا لازمی حصہ بنانے میں بے حد مفید اور موثر ثابت ہوتی ہیں۔ اس طرح کی سرگرمیوں میں:

- ☆ ”میری پسندیدہ کتاب“ کے عنوان پر مشہور شخصیات کے پروگرام کا سلسلہ چلانا۔
- ☆ مصنفوں کے ساتھ ان کی کتاب پر تبادلہ خیال کا پروگرام رکھنا۔
- ☆ اسکول یا کلاس میں بلند خوانی کا سیشن منعقد کرنا۔
- ☆ مختلف موضوعات سے دلچسپی رکھنے والوں کے الگ الگ گروپ یا فورم تشكیل دینا۔
- ☆ ریڈنگ ڈے کا اہتمام کرنا۔ اس روز طلبہ غیر نصابی کتابوں کا مطالعہ کریں۔
- ☆ تیز خوانی کے مقابلوں میں دی ہوئی کتاب تیزی سے پڑھ کر خلاصہ لکھنا اور انعام حاصل کرنا۔

☆ لا بھری سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے والے طالب علم کو Reader of the Month یا Reader of the year کا انعام دینا۔

☆ ماہانہ یا سہ ماہی ریڈنگ کمپ کا انعقاد کرنا۔ ☆ کتابوں کے تبروں پر مشتمل ماہنامہ یا سہ ماہی قلمی رسالہ جاری رکھنا جس میں طلبہ کی پڑھی ہوئی کتابوں کے خلاصوں کو جگہ دی جائے۔

☆ ریڈنگ پارٹر کی تشکیل جس کے تحت طلبہ اپنی خریدی ہوئی کتابیں یا رسالے اپنے طالب علم ساتھیوں کے ساتھ شیئر کریں۔

☆ طلبہ سے سال روایا میں پچھی ہوئی کتابوں سے بہترین اقتباسات منتخب کروانا، انھیں روم میں آؤزاں کرنا اور ان پر انعامات دینا۔

☆ معیاری لا بھری یوں کی سیر کرنا،
☆ شہر کی معروف لا بھری یوں کے کارڈ انعام میں یا باہم تھفتگ تبادلوں کی صورت میں یادگیر طریقوں سے عام کرنا۔
☆ رسالوں کی خریداری کے تخفیف کی ہمت افزائی کرنا اور ان کا روانح عام کرنا۔ وغیرہ

اکثر طلبہ لا بھری کی سہولت سے فائدہ اٹھانے کے طریقے سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اس لئے جو بھی کتاب ان کے ہاتھ لگ جاتی ہے یا لا بھری یں تھما دیتا ہے اسی پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ زیادہ تر طلبہ یوں ہی کتاب یا رسالے کی ورق گردانی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اگر طلبہ کو لا بھری سے پورا پورا استفادہ کرانا منقصود ہو تو انھیں مطالعے کا طریقہ اور پڑھنے کی تکنیک سکھانا بہت ضروری ہے۔ تربیتی کمپ یا کسی اور طریقے سے طلبہ کو مطالعہ کے طریقوں کی معلومات دی جاسکتی ہیں اور انھیں پڑھنے کی تکنیک سکھائی جاسکتی ہے۔ اس سے طلبہ اپنے مطالعہ سے کم وقت میں زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اس ذیل میں تربیتی کمپ کے ذریعے طلبہ کو مندرجہ ذیل معلومات بھم پہنچانا نہایت ضروری ہے:

☆ غیر ضروری مواد پڑھنے سے اجتناب اور ترجیحات کا تعین کرنا سکھانا۔

☆ مطالعہ کے لئے علوم کے مختلف شعبوں کی اقسام سے متعلق واقفیت کرانا مثلاً مطالعہ قرآن، مطالعہ اسلامیات، مطالعہ درسیات، مقابلہ جاتی امتحان کے لئے مطالعہ، مطالعہ برائے شخصی ارتقا، ادب کا مطالعہ، نفس مضمون کا مطالعہ اور تفریجی مطالعہ وغیرہ۔

☆ مطالعے کی رفتار بڑھانے اور مطالعہ میں استحضار اور ارتکاز کے عملی طریقوں سے روشناس کرانے کے علاوہ

تربيت دیتے وقت طلبہ کی ذہنی استعداد کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ ان کے لئے بنیادی اصولوں سے معمولی واقفیت بھی کافی ہے۔ اس تربیت کا مقصد صرف یہ ہو کہ طلبہ اپنے مطالعے کی صحیح سمت متعین کر سکیں اور کتابوں سے کم وقت میں زیادہ استفادہ کر سکیں۔ طلبہ کے لئے مطالعے کے ان مراحل سے واقفیت ازاں ضروری ہے۔

☆ صحیح کتاب کا انتخاب کرنا۔ اپنے مطالعہ کے مقصد کوڈ ہن میں رکھتے ہوئے کتاب پڑھنا۔ کتاب کا خلاصہ یا تبصرہ لکھنا یا اپنا تاثر نوٹ کرنا۔ کتاب کے اہم مباحث کا تحریر و تقریر اور گفتگو میں استعمال کرنا۔ وغیرہ اگر اسکوں کے ذمہ دار ان اپنے طلبہ اور اساتذہ کو ایک اچھی اور معیاری لائبریری سے استفادہ کا پورا موقع دینا چاہتے ہیں تو انھیں درج ذیل نکات پر سنجیدگی سے عمل کرنا نہایت ضروری ہو گا۔

☆ اسکوں میں معیاری لائبریری قائم کرنا۔

☆ طلبہ کو لائبریری سے استفادے کی ہر ممکن سہولت فراہم کرنا۔

☆ طلبہ میں مطالعے کا ذوق پیدا کرنا۔

☆ طلبہ کو ریڈنگ تکنیک کی تربیت دینا۔

☆ علم کی جستجو میں مصروف طلبہ کی حوصلہ افزائی کرنا۔

ماضی میں اسکوں میں مکمل طور پر دیسی کتابوں پر انحصار کیا جاتا تھا اور اس باق کو رٹ لینے کا طریقہ عام تھا لیکن اب تعلیم کا مقصد موثر اور مسلسل ترقی پذیر طریقہ تعلیم کا ذیعہ طلبہ کی ذہنی اور علمی نشوونما ہے۔

نظریہ تعلیم تبدیل ہونے کے باعث طریقہ تدریس میں تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ اب استاد کا کردار ایک رہنماء اور تعلیمی معاون کا ہو گیا ہے۔ استاد سے اب یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مختلف اور متنوع طریقوں اور وسائل تعلیم کی مدد سے تدریس کے ایسے اثر آفرین اور پر زور طریقے اپنائیں جو سکھنے کے عمل کو تیز تر کر دیں اور طلبہ کو خود آموزی پر آمادہ کر دیں۔ لائبریری ہی وہ اہم ترین تعلیمی اور سماجی وسیلہ ہے جو سماج کے ہر فرد کو خود آموزی میں مدد دیتا ہے۔ یہ ہمارا فرض اولین ہے کہ لائبریریوں تک اپنے طلبہ کی رہنمائی کریں، ہماری یہ لائبریریاں علم کے سرچشمے ہیں۔ ان سے فیض یابی اشد ضروری ہے۔

XXV- تملنا ڈو کے طریقہ تدریس میں ایک اہم تبدیلی

تملنا ڈو کے طریقہ تدریس میں ابتدائی تعلیمی سطح پر جو فروغ ہوا ہے۔ اس کا جائزہ لینا ضروری ہے یہاں تک بہ عمل اکتساب (ABL) اور عملی اکتساب کا طریقہ کار (ALM) کو اختیار کیا گیا ہے۔ جس کی سفارش قومی نصاب کے سانچے (NCF) میں کی گئی ہے۔

متعلم کی شناخت

عملی اکتساب کا طریقہ کار ALM بعد از تھانی Upper Primary	بنی بہ عمل اکتساب (ABL) تھانی Primary
<p>حصول تعلیم کی مناسب عمر 16-11 سال</p> <p>بلوغت: شخصیت اور کردار کی شناخت اجاگر ہو جاتی ہے</p> <p>بنیادی خوبیاں: دوسروں کے اثر کو قبول کرنے کی صلاحیت میں فروغ</p> <p>امتیازی تعلقات: دوست احباب، اور پڑوئی</p> <p>اکتساب کی اہمیت کا احساس</p>	<p>حصلوں تعلیم کی مناسب عمر 10-6 سال</p> <p>خودشاسی کا نتیجہ: شخصیت اور کردار کی شناخت اجاگر نہیں ہوئی۔</p> <p>بنیادی خوبیاں: طریقہ کار اور صلاحیت</p> <p>امتیازی تعلقات: خاندان اور مدرسہ</p> <p>اکتساب بذریعہ عمل</p>

اکتسابی کمرہ

<p>ایک ہی متن کی تدریس کے مختلف رویے / طریقے</p> <p>کلاس روم میں افہام و تفہیم کے مختلف طریقے</p> <p>مسابقتی ماحول</p> <p>ہمہ شعبہ جاتی سرگرمیوں کے علاوہ اکتسابی فروغ</p> <p>اکتساب کے مختلف طریقوں کے لئے موقع کی فراہمی</p> <p>مختلف صلاحیتوں کی یکجا موجودگی</p>	<p>مخصوص تصورات پر زور دینے کے لئے ہمہ جہت عملی سرگرمیاں</p> <p>کلاس روم میں افہام و تفہیم کے مختلف طریقے</p> <p>غیر مسابقتی ماحول</p> <p>ہمہ شعبہ جاتی سرگرمیاں</p> <p>مختلف قسم کے طلبے کے لئے اکتساب کے موقع کی فراہمی</p> <p>مختلف صلاحیتوں کی یکجا موجودگی</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مدرس کا طریقہ کار Pedagogy

<p>مشترکہ اکتساب کا طریقہ متن کے تجزیے پر مبنی درجہ بدرجہ قراءت (پڑھنے) کا طریقہ مناسب درجہ بند طریقہ اکتساب کے ذریعہ طلبہ میں معلومات کو صلاحیت کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ متن کو مناسب اکائیوں میں تقسیم کرنا خود احتساب کے خاکے دستیاب ہیں۔ مناسب اکتسابی سرگرمیوں اور تجربوں کے علاوہ اکتسابی خاکوں کے ساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے۔ اکتساب کو مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔</p>	<p>درجہ بدرجہ سیکھنے کا طریقہ طلباً پر ظاہر ہونے والے اقدامات ☆ معلومات مکمل طور پر سیکھنے والے کی فہم کے مطابق ہوتے ہیں۔ ☆ درجہ بدرجہ مہارتوں میں اضافہ ☆ حصول معلومات کا خود احتساب کرنا ☆ اکتسابی سرگرمیوں کے ساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے ☆ سیکھنے والے کو مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اساتذہ کا کردار Teachers' Role

اے بی ایل اور اے ایل ایم ABL & ALM

اساتذہ کے کردار کو مختصر طور پر بیان کیا جائے۔

تجزیک دینا اهم ہے۔

اساتذہ کا کردار نصاب کے ساتھ کو اچھی طرح سمجھنے پر منحصر ہے۔ وہاں سے شروع کریں جہاں سے طالب علم آسانی اور روانی محسوس کرتا ہے۔

غیر تعلیمی شعبوں میں اساتذہ کے کردار کی شمولیت ضروری ہے۔

اساتذہ کی شخصیت سازی اور اساتذہ کا سیکھنے کی طرف مائل ہونا ضروری ہے۔

سماجی مسائل اور امکانات سے متعلق شناسائی ضروری ہے۔

اساتذہ کا کردار فعال، پرشش، تخلیقی صلاحیتوں کا حامل ہونا ضروری ہے۔

ALM	(ABL)
<p>ریاستی بورڈ کی نصابی کتابوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔</p> <p>اسباق کی منصوبہ بندی میں مکمل طور پر عملی سرگرمیوں پر زور دیا جاتا ہے۔</p> <p>ان عملی سرگرمیوں میں دیگر صلاحیتوں مثلاً ادا کاری، پیش کش، تجربے وغیرہ کو اہمیت دی جاتی ہے۔</p> <p>شئے، جگہ اور طلبہ کی تعداد کو اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔</p> <p>موباائل لیب (محترک تجربہ گاہ)</p> <p>سیکھنے والوں کو اختیار اور متعلقہ شعبے کی صلاحیتوں کے فروغ کو اہمیت دی جاتی ہے۔</p> <p>اطلاعات، رابطہ اور ٹینکنالوجی کی شمولیت کا امکان ہوتا ہے۔</p>	<p>کارڈس اور ورک بک (مشق کی کتاب) کو اہمیت دی جاتی ہے۔</p> <ul style="list-style-type: none"> ☆ نصابی کتاب تصویری صورت میں ہوتی ہے۔ ☆ اکتسابی طریقے میں دیگر صلاحیتوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے ☆ شئے، جگہ اور طلبہ کی تعداد کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ☆ ہمہ جہتی صلاحیتوں کا فروغ اسی کے اندر موجود ہے۔ ☆ اطلاعات، رابطہ اور ٹینکنالوجی کی شمولیت کا امکان ہوتا ہے۔ ☆ اشیاء اور طریقوں میں سماج کو متحرک کرنے کا امکان ہوتا ہے۔

جوابات: کا کی کا میرے
کہنا جاتی کی سیکھتا

ان جملوں کو غور سے پڑھیے اور غلطیاں درست کیجئے

آج کی تازہ خبر

”دو سویں جماعت کے نتیجے کی اعلان“

ہر سال کے طرح اس سال بھی لڑکیوں کو سبقت۔ بتیں لاکھ لڑکیوں کا کامیابی نے لڑکوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔
رینک حاصل کرنے والی طالبہ کی بیان ”کئے جاؤ کوشش میری دوستو“ میں سمجھی ساتھیوں سے یہی کہنی چاہوں گی کہ کوشش کبھی بے کار نہیں جاتا۔ محنت ہی کامیابی کا کنجی ہے۔ انسان ناکامی سے بھی بہت کچھ سیکھتی ہے۔

vi سوالات کے پرچہ کاغذ (Question Paper - Blue Print) I

مجلہ نشانات 100 مکمل

وقت: 3 گھنٹے

باز	بیان کا نام	معلومات										Time - 3 hours
		عکس			معنویات			عکس				
باز	بیان کا نام	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	وقت
باز	بیان کا نام	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	وقت
1	Content	نم	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
2	Content	نم (ناول، فسانہ)	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
3	Content	نم (واعد)	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
4	Content	نم (تحقیقی صالحیتیں)	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
5	Methodology	اردو زبان کی تدریس کے طریقہ کار	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
6	Methodology	لسانیات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
7	Methodology	زبان کا عمل اور اس کے مقاصد	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
8	Methodology	زبان کا مجموعی ارتقا	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
9	Methodology	اردو زبان کی ابتداء	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
10	Methodology	مادری زبان کی اہمیت	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
11	Methodology	اردو زبان کی اہمیت	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
12	Methodology	اردو و ملکی اخلاق اور اس کی تدریس	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت
13	Methodology	گریا و تلفظ کی تدریس کا طریقہ کار	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	معنویات	عکس	وقت

جملہ نشانات 100 جملہ نشانات 100

vi سوالات کے پرچہ کا نام I (Question Paper - Blue Print)

Time - 3 hours										وقت: 3 گھنے کا نام									
باجرا		باجرا		باجرا		باجرا		باجرا		باجرا		باجرا		باجرا		باجرا		باجرا	
Total (100)		Skill (30)		Application (30)		Understanding (20)		Knowledge (20)		معلومات		معلومات		معلومات		معلومات		معلومات	
Esays	Short	Very Short	Short	Very Short	Short	Very Short	Short	Very Short	Short	Essay	Short	Very Short	Short						
س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س	س
1										1*(4)									
2										1*(4)									
2										1*(4)									
2										1*(4)									
1																			
1																			
3																			
4	16	20	1	5	4	1	7	4	1	1	5	1	1	3	7				
جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ	
Methodology		Methodology		Methodology		Methodology		Methodology		Methodology		Methodology		Methodology		Methodology		Methodology	
14		14		14		14		14		14		14		14		14		14	
15		15		15		15		15		15		15		15		15		15	
16		16		16		16		16		16		16		16		16		16	
17		17		17		17		17		17		17		17		17		17	
18		18		18		18		18		18		18		18		18		18	
19		19		19		19		19		19		19		19		19		19	
20		20		20		20		20		20		20		20		20		20	
جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ		جہلہ	

نوبت: بامنیہتی مختصر جوابات (100) (الفاظ سے زندہ ہو)

امن۔ مختصر جوابات (200) (الفاظ سے زندہ ہو)

تبحیر۔ تفصیلی جوابات (500) (الفاظ سے زندہ ہو)

* قسمیں () میں دئے گئے اعداد اور مارکس کی نشان دی کرتے ہیں۔

vi سوالات کے پرچہ کا نام (Question Paper - Blue Print II

جملہ نشانات - 100

وقت: 3 گھنٹے Time - 3 hours

Maximum Marks - 100										Time - 3 hours									
بذریعی					عملیاتی ملحوظت					استحصالات					معقولات				
Total (100)		Skill (30)			Application (30)		سمجھنا			عکس کارنا		Knowledge (20)		معقولات			بڑب		
Esasy	Short	Very Short	Short	Very Short	Essay	Short	Very Short	Short	Very Short	Essay	Short	Very Short	Short	Essay	Short	Very Short	Short	Very Short	
تھج	بمچ	بمچ	بمچ	بمچ	تھج	بمچ	بمچ	تھج	بمچ	تھج	بمچ	بمچ	تھج	بمچ	تھج	بمچ	تھج	بمچ	
2	2	2	1(4)	1(4)	1(4)	1*	(4)	1*	(4)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(4)	1(2)	1(4)	1(2)	1(2)	
3	4	1(4)	2(2)	1(4)	1*	(4)	1*	(2)	1*	(4)	1(2)	1*	(2)	1(4)	1(2)	1(4)	1(2)	1(2)	
1	2	1(4)	2(2)	1(4)	1*	(4)	2*	(2)	1*	(2)	1(2)	1*	(2)	1(4)	1(2)	1(4)	1(2)	1(2)	
2	2	1(4)	1(4)	1(4)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	
1	1	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	
1	1	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	
1	1	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	
1	1	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	
1	1	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	
1	1	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	
1	1	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	
2	2	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	1(2)	

vi سوالات کے پرچھ کا نام (Question Paper - Blue Print) II

جملہ شناسات - 100

وقت: 3 گھنٹے 3 hours

Maximum Marks - 100										Time - 3 hours						باب
باجملہ کل		Skill (30)			Application (30)			Understanding (20)			معلومات			بیشتر کا نام		bab
Essay	Short	Very Short	Essay	Short	Very Short	Essay	Short	Very Short	Essay	Short	Very Short	Essay	Short	Very Short	Essay	bab
سچان	برجن	مجن	سچان	برجن	مجن	سچان	برجن	مجن	سچان	برجن	مجن	سچان	برجن	مجن	سچان	bab
1						1*(4)										14
2				1(4)												15
2						1*(4)										16
1	1						1*(10)									17
1																18
1																19
2	1															20
4	16	20	1	4	6	1	4	6	1	3	5	1	5	3	جمہ	

نوع: ب ب م ن بہت سی مختصر جوابات (100 افاظ سے زائد نہ ہو)

(200 افاظ سے زائد نہ ہو)

مجن۔ مختصر جوابات

مجن۔ تفصیلی جوابات

* توسمیں () میں دئے گئے اعداد اکس کی نشان دی کرتے ہیں۔

اس نشان کے ساتھ دئے گئے اعداد اسماں پر منحصر سوال کی نشان دی کرتے ہیں۔

DIPLOMA IN TEACHER EDUCATION

SECOND YEAR

سوال کا پرچہ -

PART - A (CONTENT)

وقت: 3 گھنٹے

جملہ مارکس: 100

I (الف) ذیل کے سوالات کے مختصر جوابات لکھئے۔ ہر سوال کا جواب سو (100) الفاظ سے زائد نہ ہو۔

(10 x 2 = 20)

- 1۔ نظم کے لغوی اور اصطلاحی معنی لکھتے ہوئے ان کی تشریح کیجئے۔
- 2۔ مناجات اور نعت سے کیا مراد ہے؟۔
- 3۔ جدید اردو نظم کے چار نمائندہ شعرا کے نام لکھئے۔
- 4۔ افسانے کی تشكیلی عناصر کیا ہیں؟۔
- 5۔ پرمیم چند کے چند مشہور ناولوں کے نام لکھئے۔
- 6۔ ناول کا آغاز کب ہوا اور دو کے پہلے ناول نگار کون ہیں؟۔
- 7۔ زمانے کے لحاظ سے فعل کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟۔
- 8۔ فعل مستقبل سے کیا مراد ہے؟۔ مثالیں دیجئے۔
- 9۔ غزل اور نظم کے فرق کو آپ کس طرح سمجھائیں گے؟۔
- 10۔ اردو کے چاراہم افسانہ نگار اور ان کے افسانوں کے نام لکھئے۔

(ب) ذیل کے کسی پانچ سوالات کے جوابات لکھئے۔ ہر سوال کا جواب دوسو (200) الفاظ سے زائد نہ ہو۔

- 11۔ بیت اور موضوع کے اعتبار سے نظم کی قسمیں بیان کیجئے۔
- 12۔ اقبال کی شاعری کی دو اہم خصوصیات بیان کیجئے۔
- 13۔ وقار عظیم نے افسانے کی جو تعریف بیان کی ہے اسکو اپنے الفاظ میں بیان کیجئے۔
- 14۔ ناول نگاروں نے قصہ گوئی کے کون سے تین طریقے استعمال کئے ہیں؟۔
- 15۔ فعل معروف، اور فعل مجهول کے درمیان فرق کو مثالوں کے ذریعے واضح کیجئے۔
- 16۔ ماضی مطلق اور ماضی بعید کے گردانوں کو مثالوں کے ساتھ لکھئے۔
- 17۔ شعر نہیں کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے کہنے والوں کا جانا ضروری ہے؟۔
- 18۔ "اپنے دکھ مجھے دیو" کے افسانہ نگار کون ہیں؟ اس افسانے کی خوبیاں بیان کیجئے۔

PART - B (METHODOLOGY)

(الف) ذیل کے تمام سوالات کے جوابات لکھتے ہو سوال کا جواب جو سو (100) الفاظ سے زائد ہو۔ (10 X 2 = 20) ||

- ۱۹۔ زبان کی تدریس کیے کوئی دو اصول بیان کیجئے؟
 - ۲۰۔ اشاراتی زبان کی تعریف کیجئے۔
 - ۲۱۔ زبان کے آغاز کے متعلق الہامی نظریہ بیان کیجئے۔
 - ۲۲۔ قدیم اردو کوئی مختلف ناموں سے پکارا گیا؟۔
 - ۲۳۔ انسانی سماج میں مادری زبان کو کیوں اہمیت دی جاتی ہے؟۔
 - ۲۴۔ انٹرنیٹ پرستیاب ہونے والے اردو اخبارات کے چند نام لکھتے۔
 - ۲۵۔ ان ملکوں کے نام لکھتے جس میں اردو زبان بولنے والوں کی آبادی زیادہ ہے۔
 - ۲۶۔ واو کی تین آوازوں کو مثالوں کے ساتھ لکھتے۔
 - ۲۷۔ تحریر میں پچھلی لائن اور مہارت پیدا کرنے کے لئے کیا طریقہ کا اختیار کیا جانا چاہئے؟۔
 - ۲۸۔ وہ کوئی مخصوص آوازیں ہیں جو تلفظ کی ادائیگی میں پریشان کرتی ہیں؟۔
- (ب) ذیل کے کسی پانچ سوالات کے جوابات لکھتے۔ ہر سوال کا جواب دوسو (200) الفاظ سے زائد ہو۔ (5 x 4 = 20)
- ۲۹۔ ادب اور زندگی کے رشتے کو مختصر طور پر بیان کیجئے۔
 - ۳۰۔ نشر کی تدریس کے مقاصد لکھتے۔
 - ۳۱۔ نظم کی تدریس کو دلچسپ بنانے میں انفرادی بلند خوانی کس طرح کا رآمدہ ثابت ہوتی ہے؟۔
 - ۳۲۔ افسانے کی تدریس کے طریقہ کا کو مختصر طور پر بیان کیجئے۔
 - ۳۳۔ نظم کی تدریس کے مختلف طریقوں کے نام لکھتے۔
 - ۳۴۔ تصیدے کے بنیادی اجزاء کی وضاحت کیجئے۔
 - ۳۵۔ غزل میں مواد اور موضوع کی نوعیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟۔
 - ۳۶۔ تدریس قواعد کو آسان بنانے کے چند اصول لکھتے۔
- (ج) ذیل کے سوالات کے جوابات لکھتے۔ ہر سوال کا جواب پانچ سو (500) الفاظ سے زائد ہو۔
- ۳۷۔ ترجمہ نگاری کی تدریس کے طریقہ کا رکھ کی اہمیت اور ضرورت پر تفصیل سے روشنی ڈالنے۔

-یا-

لامبریری کی تعلیم کو زندگی کا لازمی حصہ بنانے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟۔

- ۳۸۔ مبنی پر عمل اکتساب (ABL) اور عملی اکتساب کے طریقہ کار (ALM) پر تفصیل سے روشنی ڈالنے۔

-یا-

مبنی پر عمل اکتساب (ABL) اور عملی اکتساب کا طریقہ کار (ALM) کے اشیاء اور ان کے استعمال کے طریقہ کار کی وضاحت کیجئے۔

DIPLOMA IN TEACHER EDUCATION

SECOND YEAR

سوال کا پڑھ - QUESTION PAPER-II -

PART - A (CONTENT)

جملہ مارکس: 100

وقت: 3 گھنٹے

$10 \times 2 = 20$

(الف) ذیل کے سوالات کے مختصر جوابات لکھتے ہر سوال کا جواب 100 الفاظ سے زائد نہ ہو۔

$5 \times 4 = 20$

(ب) ذیل کے کسی پانچ سوالوں کے جوابات لکھتے ہر سوال کا جواب دوسو (200) الفاظ سے زائد نہ ہو۔

- ۱۔ (الف) ذیل کے سوالات کے مختصر جوابات لکھتے ہر سوال کا جواب 100 الفاظ سے زائد نہ ہو۔
 - ۱۔ جدید نظم کے نمائندہ شعراء کے لکھتے۔
 - ۲۔ نظیراً کبر آبادی کے چار اہم نظموں کے نام لکھتے۔
 - ۳۔ راجندر سنگھ بیدی عہد حاضر کے افسانہ نگاروں میں کیوں اہم مانے جاتے ہیں۔
 - ۴۔ ناول لکھتے وقت کن آداب فن کو پیش نظر کھا ضروری ہے؟۔
 - ۵۔ ناول کا لفظ کس زبان سے مانوڑ ہے؟۔
 - ۶۔ رسوا کے ناول "امراؤ جان ادا" کا مرکزی خیال کیا ہے؟
 - ۷۔ فعل کی تعریف مثالوں کے ساتھ کیجئے۔
 - ۸۔ مصدر کی تعریف مثالوں کے ساتھ کیجئے۔
 - ۹۔ سعادت حسن منٹو کا افسانہ "لو بیک سنگھ" کا موضوع کیا ہے۔
 - ۱۰۔ صنائع لفظی سے کیا مراد ہے؟ مثال لکھتے۔

- ۱۱۔ (ب) ذیل کے کسی پانچ سوالوں کے جوابات لکھتے ہر سوال کا جواب دوسو (200) الفاظ سے زائد نہ ہو۔
 - ۱۱۔ قصیدہ کی تعریف کیجئے اور اس کی مختلف قسمیں بیان کیجئے۔
 - ۱۲۔ نظیراً کبر آبادی کی شاعری کی دو اہم خصوصیات بیان کیجئے۔
 - ۱۳۔ پریم چند کی ادبی زندگی کے متعلق مختصر ا لکھتے۔
 - ۱۴۔ سجاد حیدر یلدرم اور سلطان حیدر جوش کے افسانوں پر مختصر نوٹ لکھتے۔
 - ۱۵۔ ناول کے آغاز اور ارتقاء کو مختصر طور پر بیان کیجئے۔
 - ۱۶۔ جملہ بیانیہ اور جملہ موصولہ کی تعریف مثالوں کے ساتھ بیان کیجئے۔
 - ۱۷۔ اچھے اور بُرے افسانے کا فرق واضح کیجئے۔
 - ۱۸۔ کرش چندر کے افسانے "کالوبھنگی" کی اہمیت بیان کیجئے۔

PART - B (METHODOLOGY)

10 X 2 = 20

- (الف) ذیل کے تمام سوالات کے جواب لکھئے ہر سوال کا جواب سو (100) الفاظ سے زائد ہو۔
- ۱۱۔ (الف) ذیل کے تمام سوالات کے جواب لکھئے ہر سوال کا جواب سو (100) الفاظ سے زائد ہو۔
 - ۱۹۔ اردو تدریس کے تدیری اصولیں کیا ہیں لکھئے۔
 - ۲۰۔ زبان کے دو پہلو کیا ہیں۔ تعریف کیجئے۔
 - ۲۱۔ تحریر کے ذریعے خیالات کا اظہار کن طریقوں سے کیا جاسکتا ہے؟
 - ۲۲۔ زبان کے وجود کا فطری نظریہ (Natural Theory) کیجئے۔
 - ۲۳۔ کھڑی بولی یا ہریانی بولی کی تعریف لکھئے۔
 - ۲۴۔ مادری زبان سکھانے کے لئے کوئی دو اغراض و مقاصد بیان کیجئے۔
 - ۲۵۔ اردو میں دیگر کن زبانوں کے الفاظ شامل ہیں؟
 - ۲۶۔ حروف مشی اور حروف قمری سے کیا مراد ہے۔
 - ۲۷۔ انشا پردازی کی تعریف کیجئے۔
 - ۲۸۔ "ڑ" اور "ز" کے آواز کے فرق کو واضح کرنے کے لئے کس طرح مشق کر رانی چاہئے؟۔

(5 x 4 = 20)

- (ب) ذیل کے کسی پانچ سوالات کے جواب لکھئے۔ ہر سوال کا جواب دوسو (200) الفاظ سے زائد ہو۔
- ۲۹۔ تدریس زبان کے کلی و جزوی اصول بیان کیجئے۔
 - ۳۰۔ ٹمبلناڈو کے طریقہ تدریس میں کی گئی اہم تبدیلیوں کی نشاندہی کیجئے۔
 - ۳۱۔ کہانی پڑھانے کے اصول بیان کیجئے۔
 - ۳۲۔ نظم پڑھانے کے دوران "استحسان نظم" کی منزل کو کس طرح پراشر بنا میں گے؟۔
 - ۳۳۔ پریم چند کی افسانہ نگاری کے متعلق مختصر طور پر لکھئے۔
 - ۳۴۔ ابتدائی درجوں کے طلباء کو نظم کس طرح پڑھانا چاہئے۔
 - ۳۵۔ اردو کے دو اہم قصیدہ نگاروں کے نام لکھئے۔ ان کے دو قصیدوں کے چند اشعار بطورِ نمونہ پیش کیجئے۔
 - ۳۶۔ اردو میں قرآن شریف کا پہلا ترجمہ کس نے کیا مختصر نوٹ لکھئے۔

(10 x 2 = 20)

- (ج) ذیل کے سوالات کے جوابات لکھئے۔ ہر سوال کا جواب پانچ سو (500) الفاظ سے زائد ہو۔
- ۳۷۔ غزل کی تدریس کے طریقہ کار کو کسی شاعر کی غزل کے حوالے سے بیان کیجئے۔

-یا-

- ۳۸۔ تدریسی قواعد کے مختلف طریقوں کا احاطہ کرتے ہوئے اسکے اہم اصول بیان کیجئے۔
- ۳۸۔ مبنی پر عمل اکتساب (ABL) اور عملی اکتساب کا طریقہ کار (ALM) کے درمیان فرق واضح کیجئے۔

-یا-

- افسانے کی تحقیق شناسی کے اصول بیان کرتے ہوئے افسانے کی تدریس کے طریقہ کار پر تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

ix- کتابیات

- ۱۔ خلیل الرحمن اعظمی مضماین نو۔ ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ۔
- ۲۔ اختر صدیقی۔ تدریسی آموزش۔ مکتبہ جامعہ لمبیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی
- ۳۔ ڈاکٹر محمد اکرام خان۔ مشقی تدریس کیوں اور کیسے۔ مکتبہ جامعہ لمبیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی
- ۴۔ معین الدین۔ ہم اردو کیسے پڑھائیں۔ مکتبہ جامعہ لمبیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی
- ۵۔ رشید حسن خان۔ انشاء اور تلفظ۔ مکتبہ جامعہ لمبیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی
- ۶۔ ڈاکٹر محمد عارف خان۔ گلدستہ مضماین و انشا پردازی۔ ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- ۷۔ ڈاکٹر محمد حسن۔ ادبیات شناسی۔ ترقی اردو یورو، نئی دہلی
- ۸۔ حکیم محمد یعقوب اسلام۔ اردو خطوط اور مضماین۔ جاوید بک سنٹر، و انہماڑی
- ۹۔ پی۔ حسین خان۔ حفیظ القواعد۔ مکتبہ ٹور، مسلم پورہ کاویلی، ضلع نیلور
- ۱۰۔ ڈاکٹر حلیمه فردوس۔ الفاظ کی دنیا۔ مفید گرافس پرنسپس، بنگلور
- ۱۱۔ اردو زبان کی ماہیت، آغاز و ارتقا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
- ۱۲۔ زبان کی مہارتیں۔ Book 3۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
- ۱۳۔ ڈاکٹر سجاد حسین۔ غزل، رباعی اور قصیدہ۔ یونیورسٹی آف مدراس
- ۱۴۔ ڈاکٹر سجاد حسین۔ نظم، مثنوی اور مرثیہ۔ یونیورسٹی آف مدراس
- ۱۵۔ ڈاکٹر انور الدین۔ داستان اور ناول۔ یونیورسٹی آف مدراس
- ۱۶۔ ڈاکٹر حیات افتخار۔ مقالہ، انشائی اور ڈرامہ۔ یونیورسٹی آف مدراس
- ۱۷۔ اردو زبان کی تدریس۔ ڈاکٹر معین الدین
- ۱۸۔ اردو غزل کی تدریس۔ اختر انصاری
- ۱۹۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی۔ دیوانِ غالب۔ اعتقاد پبلیشنگ ہاؤز نئی دہلی
- ۲۰۔ پروفیسر سید صفی اللہ۔ تاریخ نشر اردو ڈمل ناڈو میں۔ سرمدی پبلیکیشن، مدراس